رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۰

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۱۲ء | نمبر ۱۶

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب .... ا/

اُردو کی دوسری کتاب ۲/

اُردو کی تیسری کتاب ۳/

اُردو کی چوتھی کتاب ۴/

رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲/

رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳/

رومن اُردو کا قاعدہ بکنگ صاحب کا ۳/

فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی و ا/ +

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح:۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵، اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے ما عہ کرونول لعہ + مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک .... عا/
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی .... عہ/
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد .... ے/
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۵/
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ے
چوتھائی کالم	۵	ے	للعہ
نصف کالم	ے	للعہ	مہ
پورا کالم	للعہ	مہ ۲۵	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	۵	مام

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں +

نئی کتابیں فارسی اُردو

صحت } نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے۔ قیمت ۴/ +

حل مشکلات } پروفیسر جمیس صاحب۔ آر حصّہ اوّل۔ ۶/ +

تحقیقِ بائیبل } مصنّفہ مرقس داوٗد صاحب۔ ۴/ +

طالبانِ حق } کپتن فیر صاحب ڈی۔ ڈی۔ ۹/ +

رہنمائے تعلیم۔ ۴/ +

ویدک شائستگی۔ رومن اُردو۔

سوال وجواب

فارسی اردو	قیمت	۶ پائی +
رومن اردو	قیمت	۶ پائی +
گورمکھی	قیمت	۶ پائی +
بچوں کی پرورش	قیمت	۱/ +
تواریخ بائیبل	قیمت	عہ/ +
حیاتِ مسیح	قیمت	۱۲/ +
مسیح کا نمونہ	قیمت	۸/ +
سبدو غزلیں اُردو	قیمت	۱/ +
گورمکھی	قیمت	۱/ +

مس لوئیس مارسٹن صاحبہ کی تصنیفات

کوئی گھران سے خالی نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ان کے مطالعہ سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے۔

۱۔ رامپال سنگھ رومن اُردو ۸/ +
۲۔ تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳/ ۶/ +
۳۔ دولت لازوال اُردو ۳/ ۸/۔ رومن اُردو ۸/ +
۴۔ عزت بے مثال اُردو ۳/ ۵/۔ رومن اُردو ۸/ +
۵۔ اصلاح اخلاق ۴/ +
۶۔ ہند کی افلاس کا انسداد ۱/ +
۷۔ بچوں کی پرورش ۱/ +
۸۔ شادی کی بابت خیالات ۱/ +
۹۔ سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰۔ صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

دیگر کتب

۱۔ اسلام میں مسیح ۱/ +
۲۔ ینابیع القرآن ۳/ +
۳۔ بائیبل یا قرآن ۱۰/ +
۴۔ سیر ہند معہ تصویرات اُردو صہ/ +
۵۔ وشنو کے دس اوتار ۲/ +
۶۔ آواگون یا آئندہ زندگی ۲/ +
۷۔ ردّ تناسخ ۴/ +

یہہ کتابیں کرسچن ٹرک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۱۹ اپریل ۱۹۱۲ء

گلدستۂ اخبار

دہلی میں سررشتۂ آبرسانی کی تقویت کرینگے جس سے بجائے ۲۰ کے ۵۰ لاکھ گیلن کی یومیہ یافت ہوگی۔

بنگال کے محاصل آبکاری سے پچھلے سال ایک کروڑ ۸۰ لاکھ وصول ہوا بیشی ۶۲ لاکھ۔

ہندوستان میں سرکاری رقبۂ جنگلات ۹۶۸۶۶ میل مربع ہے اس میں ۱۵۶۹۱ تمام جانوروں کے لئے کشادہ ہے۔

منگلوار کو کلکتہ میں سخت طوفان باد و باران آیا ژالہ باری ہوئی تاریکی عظیم تھی۔

لاسہ کی خبر کہ تبتیوں نے تمام چینی آدمی قتل کروا دئے صرف ایک سو بچے۔ وہ پناہ گیر ہیں۔

ترکی اٹالین لڑائی کے متعلق نامہ نگار ٹائیمز نے جدہ سے خبر دی کہ جلدی خاتمہ کی امید نہیں ہے۔

اٹالین گورنمنٹ سے خبر ملی ہے کہ مرغب کی لڑائی میں پانچ ہزار ترکی اور عربی لڑے تھے اور ان میں سے پانچسو مارے گئے۔ اٹالین لوگوں میں سے ۱۴ مارے گئے۔ اور ایک سو زخمی ہوئے۔

چین کی فوجوں میں سے دو ہزار لوگوں نے جن کی تنخواہ نہیں ملی تھی بشہر پکن کو لوٹنا شروع کیا اور ان کے ساتھ قریباً تین ہزار قلی وغیرہ بھی ملگئے اور شہر کو بہت نقصان پہونچایا۔ جب لوٹتے لوٹتے تھک جاتے تھے تب وہ گھروں میں آگ لگا دیتے تھے تخمیناً انہوں نے ۲½ کروڑ روپیہ کا نقصان کیا۔

اٹالین لوگوں نے صرف بندرگاہ ہدیدہ کو روکا ہے پس مکہ مدینہ کے مسافروں کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

جون کی تیسری تاریخ کو بادشاہ سلامت کی سالگرہ کی وجہ سے عام تعطیل ہووے گی۔

وکٹوریہ میموریل کمیٹی کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ اب تک ۱۷½ لاکھ چندہ ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی روپیہ ۳۲۵۸۶ بنگال سے اور ۶۰۰۰۰ روپیہ راجپوتانہ سے اور ایک لاکھ وسط ہند سے وصول ہونا باقی ہے۔

دہلی کے اندرپرستھ ہندو گرلز سکول میں لڑکیوں کا مقابلہ پکانے میں ہوا۔ اور ہر ایک لڑکی نے ذیل کے کھانے پکائے۔ پوری۔ ترکاری۔ سبزی۔ کھیر۔ سموسہ اور حلوا اور ہندو لیڈی مسز بشمبر ناتھ مسز دھونڈو داس اور مسز ڈرولا بائی نے ان کھانوں کی جانچ کرکے انعام تقسیم کئے۔

رنگون میں ایک بڑی بھاری آگ لگی۔ جس میں قریباً ۱۲ لاکھ کا نقصان ہوا ہنتیالیس لکڑی اور لٹھوں کی ٹال اور آٹھ کارخانے جلگئے۔

مسٹر ودرینز نے پاؤں میں ہوائی جہاز پر ۱۶۴½ کیلومیٹر فی گھنٹہ رفتار دکھی۔ جیساکہ اب تک کوئی نہ کر سکتا تھا۔

سینٹ ٹریس میں کپتان جینی ایک ہوائی جہاز پر ۱۵۰۰ فیٹ اونچے جاکر ایک بڑی چھتری ہاتھ میں لیکر کود پڑے قریباً ۳۰۰ فیٹ تک تو چھتری نہیں کھلی اور کپتان صاحب بہت زور سے گرے لیکن بعد کو چھتری کھلی اور آہستہ آہستہ زمین تک پہونچے۔

مراکو میں اب تک فرنچ لوگ لڑائی کر رہے ہیں کسب نکلار میں مقابلہ ہوا جس میں ۳۰ فرنچ زخمی ہوئے یا مارے گئے اور دشمن لوگ اس سے زیادہ مارے۔

میکسیکو میں غدر اور بلوہ ہو رہا ہے۔ اور پریذیڈنٹ تفٹ نے حکم دیا ہے کہ یونائیٹڈ سٹیٹس کے لوگوں کو اس معاملے بالکل دخل نہ دینا چاہئے۔ اور اگر کوئی مدد کرے اسے سخت سزا دیجاوے۔

ملائے سومالی لینڈ نے پھر فوجکشی کی ۱۸ویں ہندی پلٹن کی فوج عدن سے بربرہ بھیجی گئی ہے۔

مراکو کے علاقہ موکل عربی کی آبادی سرکش ہے فرنچ فوج کے ساتھ سخت لڑائی ہوئی ہے۔ بہت سے مقتول سرکشوں کی لاشیں میدان میں پڑی ہیں۔ فرنچ کے چند قتل اور تیس زخمی ہوئے۔

اخبار کی بہار

تمام ممالک میں غیر خالص اشیائے خوردنی بیچنا جرم ہے۔ لنڈن میں ایک نیا قانون بننے والا ہے جس کی رو سے بالائی اترا ہوا دودھ بیچنا جرم قرار دیا جائیگا بمبئی اور کلکتہ میں بھی یہ قانون کم و بیش جاری ہے۔ بمبئی پولیس نے ایک شخص کو چربی ملا ہوا گھی بیچنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔

مصری و سوڈانی حکومت نے جنوبی سوڈان کے ایک وحشی قبیلہ کی سرکوبی کے لئے جو مہم بھیجی تھی اُس نے ایک مقام پر ۴۰۰ کی معقول جمعیت کو سخت نقصان پہونچا کر منتشر کر دیا۔ اس معرکہ میں مصری فوج کے دو انگریز کپتان تین مصری افسر اور ۲۴ سوڈانی سپاہی ہلاک اور ۱۴۲ زخمی ہوئے۔

مشہد کی مسجد پر گولہ باری کرنے سے دو روسی سپاہی مجروح ہوئے اور ۵۰ زائرین و نمازی شہید ہو گئے۔ شاہ معزول کا کوئی حمایتی زخمی نہ ہوا۔

امریکہ کی مس میری اور مس گرلڈ روڈ ٹوکر نے اپنے والد مرحوم مسٹر تھامیل ٹوکر کی یادگار میں کرسچین کالج الہ آباد کے لئے ۱۰۰۰ کے بیٹھنے کی گنجائش کا ایک ہال کمرہ تعمیر کرانے کے لئے عطیہ دیا ہے۔

الہ آباد کرسچین کالج کے فروری بلیٹن سے اُس کے بڑے کام ترقی کا حال معلوم کرنے سے خوشی ہوتی ہے۔ کالج نے کتنوں ہی کو اس لائق بنا دیا۔ کہ وہ ہیڈ ماسٹری تحصیلداری۔ انسپکٹری۔ انجنیری اور بیرسٹری کر رہے ہیں۔ مگر ہم بہت خوش ہوتے۔ اگر وہ ایک منسٹری کے لئے جوانوں کو تیار کرتے۔ کیا لکھنؤ اور الہ آباد آج فخر کر سکتے ہیں کہ اُنہوں نے دیہات کے جاہلوں کو خوشخبری سنانے کے لئے اپنے کاریگر طلبا کو نکالا۔

اسی ہفتے میں ایک برہمن منہہ سے خون ڈالتا سیل سے بھرا ہوا بے آب و دانہ کئی دن سڑک پر لاچار بے مونس و مددگار پڑا رہا سینکڑوں ہندو مسلمان سڑک سے گزرے مگر کڑدل ہو کے مثل کاہن اور لیوی کے کترا کے نکلے چلے گئے۔ فتحپور انجمن کے دو نیک سامریوں کا اتفاق سے ادھر گزر ہوا۔ ادھ موئے برہمن پر انہوں کو ترس آیا اور اپنے مشنری کی اجازت سے اسے اٹھا کے میں اُٹھا لائے اور دوا اور خدمت کر رہے ہیں وہ اچھا ہوتا جاتا ہے اور اُمید ہے کہ مسیح کی محبت کا قایل ہو کے مشن کو حقیقی نیک سامری مشہور کرنے سے خاموش نہ ہوگا۔ فتحپور میں دسویں مارچ کو ایک جوان لودھا کا بپتسمہ ہوا۔

جنگ طرابلس کا سلسلہ جاری ہے یورپ کی راہ سے جو خبریں آئی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ یکم مارچ کو کومرغیب پر جنگ ہوئی۔ ۵۰۰ عرب شہید ہوئے اور اطالوی صرف ۱۲ مارے گئے۔

ابتدائے جنگ سے آج تک اٹلی والوں کے بقول ان کے ۵۳۶ مقتول اور ۱۳۴۲ مجروح ہوئے۔

مراکو میں عربوں اور فرانس کی جنگ چھڑی ہوئی ہے

لنڈن کے جنگی اخراجات میں ہوائی جہازات کے لئے ۲۵½ لاکھ کا اضافہ ہوا۔

ولایت میں کوئلہ والوں نے سٹرائیک کیا۔

سرحد پشاور پر جنگی چھیڑ چھاڑ کا خوف ہے سرکار نے فوج بڑھا دی ہے۔ اس واسطے سرحد کے چیف کمشنر صاحب ڈیرہ جات کی سرحد کو روانہ ہوگئے ہیں۔

چند دن ہوئے مسلمانان لاہور نے جلسہ کرکے قرار دیا بلکہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ ملک جاپان میں مسلمان مشنری روانہ کئے جاویں اس سے اُمید کی جاتی ہے کہ باشندگان جاپان اپنا مذہب بودھ چھوڑ کر مسلمان ہو جاوینگے۔ انگریزی شہریں کی نقل تارسی جاتی ہے۔ دوسری طرف سنتے ہیں کہ آریہ سماج کی طرف سے بھی وہاں مشنری روانہ ہونیوالے ہیں جاپان میں بدھ مذہب کا زور ہے۔ دوسرے درجہ پر عیسائی مذہب کو فروغ ہو رہا ہے۔

فیروزپور شہر سے خبر آئی کہ چند روز ہوئے چند لوگ وہاں ایک کنوئیں پر نہا رہے تھے۔ اس کے قریب ہی مسان کی بھومی ہے۔ اُنہوں نے دیکھا کہ ایک سادھو نے ایک گڑھا کھودا ہوا ہے۔ اس میں آدھ جلا ہوا شخص دبا ہوا ہے۔ نہانے والے لوگوں نے شور و غل مچایا۔ سادھو کو پکڑا دوسری طرف پولیس میں رپورٹ کر دی پولیس نے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ سادھو کا بیان ہے کہ میرے گورو جی کا بیان ہے کہ مردوں کو جلایا نہ جاوے بلکہ دفنایا جاوے۔ سادھو فی الحال گرفتار ہے۔

انجمن ہدایت الاسلام مالی گاؤں نے اپنے مدرسہ میں کپڑا بننے کی صنعت جاری کی ہے جو یقیناً مفید ثابت ہوگی۔ اور وہاں یہ کام بلا فیس بھی سکھلایا جائیگا۔

کلکتہ میں ایک شخص کوکین کے نشہ میں مکان کی تیسری منزل سے گر کر فوراً مر گیا۔

گذشتہ چند ہفتہ میں انڈین میوزیم کلکتہ کی عمارت بری طرح نیچے کو دھنس گئی ہے۔

ہندوستانیوں کو خبر ہو۔ نے جہاز کلیوپیٹرا کے ذریعہ سے پچیس ہزار گرین کوکین قیمتی ۵۲۵۰ روپیہ منگائی تھی۔ پانچ ماہ اور چھ ماہ کی سزائے قید ہوگی۔

گزرے ہفتے طاعون کی موتیں ہندوستان میں بہت بڑھ گئی ہیں کل موتیں پندرہ ہزار سے زیادہ ہوئیں اپنے ممالک میں ۴۹۱۶ موتیں ہوئیں۔ بنگال میں ۳۴۳۹ بمبئی ۱۳۳۲ مدراس میں ۳۱۰ پنجاب میں ۷۷ بہار میں ۱۰۰ اور سی پی میں ۱۴۰۹۔

ایڈیٹوریل نوٹس

چشمۂ زندگی

نمبر ۱۲

جس وقت خدا کے کلام نے جس میں زندگی تھی اور جو تمام عالم کی زندگی کا موجد تھا مجسّم ہوکر اپنی چمکا چوندہ کرنے والی روشنی کی شعاعوں کو چمکایا تو اُس سے یہ روشنی جس شخص پر پڑی وہ نہ صرف خود روشن ہوا بلکہ وہ اوروں کو روشن کرنے کا وسیلہ بنا۔ یہ حال خداوند یسوع کے تمام شاگردوں کا ہوا۔ نہ صرف ۱۲ حواریوں کا بلکہ دوسرے تمام شاگردوں کا بھی۔ کیونکہ یہ امر اظہرمن الشمس ہے کہ جس شخص کا رشتہ اُس زندگی کے چشمہ سے ہوا۔ وہ نہ صرف خود زندہ ہوگیا۔ بلکہ اُس ہی سے وہ زندگی نکلی اور دوسروں تک پہونچی اور اس طرح سے مسلسل وہ زندگی اب تک دنیا میں پھیل رہی ہے۔ اور آخر تک یہی مبارک زندگی فتحیاب ہوکر تمام دنیا کو فیضیاب کریگی اور مردہ حالت جاتی رہیگی اور شیطان آخر کار نیست و نابود ہوجاویگا۔ اور گناہ اور اس کی خرابی کا خاتمہ ہوجاوے گا اور چہار طرف آفتاب صداقت کی نورانی کرنیں نظر آوینگی اور روحانی عالم کا جلوہ روئے زمین پر نظر آویگا اور خدا کی جلالی بادشاہت قایم ہوجاویگی۔

جدید جہان بین کی معرفت سے معلوم ہوتا جاتا ہے۔ کہ یہ جو ہمارے بھائی آریہ صاحبان ویدوں کی قدامت کا مسئلہ پیش کیا کرتے ہیں۔ یہ بھی صرف ناحق کے بڑے لمبے چوڑے اعداد و شمار رب کھرب کے بتلا کر عوام کو دھوکے میں ڈالکر اپنا مذہبی ... تبایا کرتے ہیں۔ لائل گزٹ میں دیوان کاہن چند صاحب متواتر مضامین لکھکر ثابت کررہے ہیں کہ ویدوں کے مضامین ۵ ہزار برس کے لکھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ ہمعصر راجپوت گزٹ "ویدوں کی قدامت" عنوان دیکر اس کی تردید کرتا ہے۔ مگر وہ اُس کی کافی تردید نہیں ہے۔ ناموں وغیرہ کے منطق سے وہ اس کے رد کرنے کی کوشش کرتا ہے پر واقعات کو جنکا ذکر اُن بیانات میں پایا جاتا ہے وہ کس طرح سے رد کرسکتا ہے؟ دیوان کاہن چند صاحب واقعات مندرجہ وید سے یہ بات بطور نتیجہ نکالتے ہیں کہ جس حال میں وہ واقعات اس وقت کے درج کرتا ہے تو اس سے پیشتر اُس کا سن نہیں ہوسکتا۔ پر ہمعصر راجپوت گزٹ صرف ناموں کے خاص نقطے کو لیکر اس کو رد کرتے ہیں۔ جو درست نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی معقول دلیل ہوتی تو وہ قابل تسلیم ہوتی۔ ہماری دانست میں دیوان صاحب کا فرمانا درست اور صحیح ٹھہرتا ہے۔ اور قدامت وید اُڑتی نظر آتی ہے۔

ہمارے خداوند یسوع مسیح کے لقب خدا کا بیٹا کہلانے پر ہمارے محمدی بھائی بہت سخت چڑجاتے اور فوراً اُن کے خیالات جسمانی اور نفسانی طبیعت کے مطابق اندازہ کرنے لگتے اور ان کے دلوں میں خدا کی نسبت بھی آدم زاد کے تعلقات کا خیال پیدا ہونے لگتا ہے۔ مگر اس میں اُن کی سخت غلط فہمی ہے۔ کیونکہ عیسائی لوگ خدا کا بیٹا جیسا کہ اُن کا خیال ہوتا ہے نہیں مانتے۔ بلکہ وہ اس کو اس معنی کی روحانی اصلیت اور ذات الہی کی بھاری عظمت کے لحاظ سے مانتے ہیں نہ کہ جسم انسانی کے حسب و نسب کے خیال سے ایک ہی شخص کلام مجسم میں دو ذاتیں (۱) الہی ذات اور (۲) انسانی ذات کا ظہور ہوا جس کو اس کے مجسم ہونے کے وقت فرشتہ کی معرفت فرمایا گیا کہ وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلایگا (لوقا ۱: ۳۲)۔ ہم نہیں جانتے کہ ہمارے محمدی بھائی اس انجیل مقدس کے الہامی بیان کو جیسا کہ وہ فرشتہ کی معرفت بیان ہوا کیوں قبول نہیں کرتے اور اس پر اپنی عقل کے جانفشے چڑھا کر خدا کی پاک شان کو ناحق خلاف عقل باتوں سے دھبہ لگانا چاہتے ہیں اور ایسا کرنے سے وہ صریحاً کلام مقدس کے نافرمان ہوکر خدا کے گنہگار ٹھہرتے ہیں۔ کاشکہ ہمارے محمدی بھائی ذرہ گہری نظر سے اس مسئلہ کو سوچتے تو وہ اس سے بجائے ٹھوکر کھانے کے راہ راست کی طرف کھینچے جاتے۔

مرحوم پادری جے۔ این ہائیڈ صاحب۔

اس بزرگ مرد خدا کا گزرجانا ہمارے ملک ہند و پنجاب کی کلیسیاؤں کے حق میں ایک بڑا نقصان ہے۔ کیونکہ صاحب موصوف اپنی زندگی میں مسیحیوں کے لئے ایک عمدہ نمونہ تھے جس کو دیکھکر دوسرے لوگوں کی زندگیاں سدھرتی تھیں اور وہ بہت باتوں میں اُن سے فایدہ اُٹھاتے تھے۔ یہ بزرگ روحانی جلسوں میں بڑا حصہ لیتے تھے اور دعائیہ خدمت کے سب سے آگے ہادی بنتے تھے۔ اور اس خدمت کو جو تمام برکتوں کی چابی ہے۔ خاص طور سے انجام دیکر سب لوگوں پر ثابت کرتے تھے کہ دعائی زندگی سچ مچ اس جگہ کو بہشت بنا سکتی ہے۔ جب کبھی کسی وقت کسی کو صاحب سے ملاقات کا موقع ملتا تو پہلا کام اس شخص کا صاحب کے ساتھ دعا کرنا ہوتا تھا۔ آہ کیسی مبارک اور پرتاثیر زندگی اس بزرگ کی تھی۔ اُن کی یہ حالت مرتے دم تک قایم رہی جو اُن کی ہمشیرہ کے خط سے واضح ہوتی ہے۔ وہ تعریف کرتے اور بڑے بڑتے بڑتے خدا کے پاس پہونچ گئے۔ اور اپنے ابدی آرام میں داخل ہوگئے اس بزرگ کی یاد مسیحی اور غیر مسیحی حلقوں میں دیر تک نہ بھولیگی۔ کاشکہ اُن کی مانند بہت سے مشنری ہوسکتے۔ جن سے اس ملک کو بڑا فایدہ پہونچتا۔ جتنا زیادہ اس بزرگ کی نسبت کہا جاوے تھوڑا ہے۔ روحانی جلسے اس بزرگ کے بغیر بے رونق معلوم ہونگے۔ گنو تنتس کے تو یہ صاحب روح رواں تھے

ہر ولعزیز مرحوم پادری جے۔ این ہائیڈ صاحب ساکن سوگاؔ کی جنکا انتقال ملک امریکہ میں ہوا تھا خاص سوگا میں ایک یادگار قایم کی گئی ہے۔ اور وہ ایک میموریل چرچ کا تعمیر کیا جاتا ہے۔ جس کے لئے چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ یادگار بہت موزوں ہے قریب دو ہزار کے مسیحیوں کی خاصی تعداد کے لئے ایک ایسی عبادت گاہ کی اشد ضرورت تھی۔ جس کا بڑا خیال پہلے سے پادری صاحب مرحوم کے دل میں تھا۔ جو صاحبان اس کے لئے چندہ دینا چاہیں تو وہ پادری آر ایچ کارٹر صاحب کے پاس مقام سوگا بھیجیں۔ اس ہفتہ ہم سوگا کے میموریل سروس کا حال بھی شایع کرتے ہیں جو اس موقعہ کے حاضرین میں سے ایک صاحب نے بھیجا ہے۔

ہمارے محمدی بھائی جو ہمیشہ سے محمد صاحب کی عظمت اور شان کو سب سے بڑھ چڑھ کر بتاتے ہیں۔ اس کا کوئی بھی ثبوت اُن کے پاس نہیں ہے بعض جو نہایت اولوالعزم نبی ہوئے ہیں ان کے دنیا میں مبعوث ہونے سے پیشتر دوسرے نبیوں نے پہلے سے خبر دی تھی۔ جس سے ان کی عظمت اور بزرگی اور رسالت خاص طور سے ظاہر ہوتی ہے۔ مگر ہمارے محمدی بھائی ایسی تو کوئی بات پیش نہیں کرسکتے کہ جس سے یہ دعویٰ پایۂ ثبوت کو محمد صاحب کے حق میں پہونچ جاوے پر اس کے برعکس بلا دلیل صرف لولاک لما خلقت الافلاک اور کان فضل اللّٰہ علیک عظیما کہہ کے اُن کی شان کو تمام دیگر انبیاء سے افضل اور برتر تبلاتے ہیں۔ لیکن عیسائی اب تک ان سے اس کا ثبوت طلب کرتے رہتے ہیں۔ جو ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ صرف ان کے اپنے بڑے لمبے چوڑے خطابات ہی ہیں جو وہ اپنے پیارے نبی کے آگے رکھتے اور اُن کی عظمت اور شان کو سب نبیوں سے بڑا کر اُنکو محبوب خدا سمجھتے ہیں پر اُسکے ثابت کرنے سے وہ اب تک قاصر ہیں۔

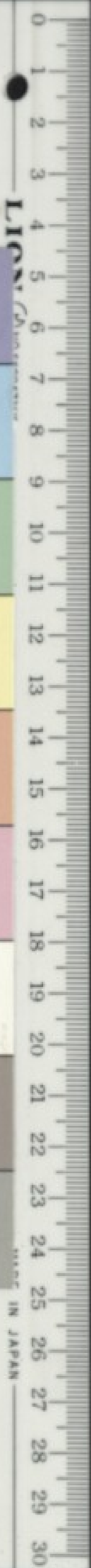
افسوس ہے کہ ہمارے اکثر بزرگ اپنی لمبی خدمت کے بعد عمر رسیدہ ہوکر اس مبارک خدمت سے جدا ہوتے جاتے ہیں اور اپنے وطن مالوف کو تشریف لے جاتے ہیں اور اُن کی جگہ نئے نئے مشنری صاحبان تشریف لاتے ہیں۔ جو خوشی کی بات ہے ڈاکٹر ای۔ ای فائیٹ صاحب فرور تشریف لیگئے ہیں اور اُنکی جگہ پادری بیرو صاحب اور پادری ہنری صاحب لودیانہ میں تشریف فرما ہیں اور بزرگ پادری ٹی ایس وائینکوپ صاحب سالہا سال کی محنت اور اعلیٰ خدمت کے بعد ولایت تشریف لے جاتے ہیں۔ اُن کی بابت ہمعصر مخزن مسیحی بابت ماہ اپریل ۱۹۱۲ء ذیل کا نوٹ درج کرتا ہے کہ ”پسبٹری نے پادری ٹی ایس وائینکوپ صاحب کو جو کہ مدت مدید سے ہند میں اعلیٰ خدمت کر رہے تھے۔ اور اب ریٹائر ہو کے امریکہ تشریف لیجانے والے ہیں ”خدا حافظ“ کہا۔ صاحب موصوف اس زمانہ میں الہ آباد پرسبٹری کے شریک رہے۔ نارتھ انڈیا بائبل سوسائیٹی کے پشت و پناہ ہو کے اُنہوں نے ہند کی کل کلیسیاؤں کے لئے قابلِ تعریف اور بے مثل خدمات کی ہیں۔ اُن کے اور مسز وائنکوپ کے لئے خدا سے التجا ہے کہ وہ اپنے وطن میں جاکر بہت دنوں تک صحیح و سالم رہ کے کارہائے مفید میں مشغول رہینگے۔ اور ملک ہند کو اپنی دعاؤں میں یاد کرنا کبھی فروگذاشت نہ کرینگے“۔

ایسے بزرگوں کا دم غنیمت تھا۔ مگر افسوس ہے کہ اب یکے بعد دیگرے بہت سے نامی گرامی صاحبان ہم سے جدا ہوگئے ہیں پر اُن کے بڑے بڑے کام اُنکی یاد کو ہمیشہ تازہ رکھینگے۔

خوشی کی بات ہے کہ چند سالوں سے تمام ملکوں میں ریوایول کا چرچا زیادہ ہو رہا ہے۔ اور اس کے متعلق اکثر جگہوں میں کنونشنیں بھی فراہم ہونے لگی ہیں۔ پنجاب میں سیالکوٹ کنونشن کی شہرت اچھی ہوئی ہے جہاں پر اکثر جوانوں نے برکت حاصل کرکے اپنی زندگیوں کو خدا کے کام کے لئے دے دیا ہے۔ اور یہ اثر کچھ کم قدر کرنے کے لائق نہیں ہے۔ دوسرے ملکوں کے بعض حصوں میں بھی اس قسم کی جماعتیں قائم ہورہی ہیں۔ اور کم و بیش ہر جگہ بیداری کی روح نظر آتی ہے۔ ہمعصر کوکب ہند مطبوعہ ۲۸ مارچ ۱۹۱۲ء میں ۵ مختلف مقاموں میں ریوایول کی عمدہ تاثیروں کا مختصر بیان درج کرتا ہے۔ جس کے پڑھنے سے سب کو بڑی خوشی حاصل ہو۔ ضرور ہے کہ تمام ملکوں میں ریوایول کا مبارک کام ترقی پذیر ہوکر مسیحی مذہب کی اشاعت کے کام میں مددگار ہووے۔ تاکہ جلد تمام ملکوں میں انجیل کی بشارت پہونچ جاوے اور ہمارے خداوند مسیح کی آمد ثانی کا زمانہ جلد وقوع میں آوے۔ اور گناہ آلودہ دنیا کے دھندوں کا خاتمہ ہو۔

خوشی کی بات ہے کہ سنہ ۱۹۱۱ء میں منتیل مشنری سوسائیٹی کا کل چندہ ۱۰۸۷۰ روپیہ اور ۸ رہوا تھا۔ اور سال حال کا بجٹ ۱۴۰۰۰ روپیہ کا ہوا ہے۔ چاہئے کہ تمام مسیحی سرگرمی سے اس بشارت کے کام میں اپنی فیاضی ظاہر کریں اور اس کام کو چلانے اور بڑہانے کے متعلق ہر بات میں بڑھکر حصہ لیں۔ اور یاد رکھیں کہ یہ ہمارا کام خدا کے نجات کے بڑے کام کے متعلق ہمارا خاص فرض ہے جس کی ترقی میں خدا کی بادشاہت کی ترقی ہے اور سستی میں سراسر نقصان اور کام کی رکاوٹ ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اس کام پر اپنی برکت نازل فرماوے جس کے وسیلے سے اس کی بادشاہت اس ملک میں زیادہ رونق پکڑتی جاوے۔

چیگاگو واقعہ امریکہ میں ایک شخص جو کسی دوسرے پر حملہ کرنے کے جرم میں پیش عدالت کیا گیا صرف ایک منٹ کے لئے قید کا سزایاب ہوا۔



اقتباس

غور طلب باتیں

دنیاوی خواہشوں اور چیزوں سے گھری ہوئی زندگی ایک برساتی نالے کی طرح ہے جس کا پاٹ پھیلا ہوا ہے۔ اور بہاؤ زوردار شوروغل سے ہو۔ پانی میلا اور طغیانی کے باعث سے پار جانے کے ناقابل ہو۔ نیک اور پاک روح دائمی نالے کی طرح ہے جس کا پانی صاف وشفاف تراوت بخش میٹھا خوشگوار صحت افزا اور خالص ہوتا ہے۔

"اگر تم نیک بننا چاہتے ہو تو اپنے دل میں قائل ہو جاؤ کہ تم بُرے آدمی ہو۔"

تم پانی وغیرہ پینے کی چیز کو تو شہد وشکر سے میٹھا کرتے ہو پر کیسی بُری بات ہے کہ تم اپنی عقل کو جو خدا کی بخشش ہے بدی سے تلخ اور برا بناتے ہو۔

انگور میں تین قسم کے پھل آتے ہیں۔ اول سے شراب بنتی ہے جسکے تھوڑے پینے سے سرور وخوشی ہوتی ہے۔ دوئم جب تم اسکی مقدار بڑھاتے ہو تو اس سے نشہ اور بیہوشی ہوتی ہے سوئم میں کثرت مے نوشی سے انسان عقل وحواس سے محروم ہو جاتا ہے اور ذلت اور خواری میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ خیال رکھو کہ ہر قسم کا گناہ ایسا ہی گرتا جاتا ہے۔

سورج اسبات کا آرزومند نہیں کہ دنیا کے لوگ اُسکی خوشامد کریں اور تعریف کریں تب وہ نکلے۔ مگر وہ اپنے آپ سے نکلکر خلقت کو راحت پہونچاتا ہے۔ ویسے ہی تو بھی اپنی نیکوکاری کے واسطے واہ واہ!! کا خواہشمند مت ہو۔ اپنے ہمجنسوں کو فیض پہونچا اور کسی عوض اور صلہ کی اُمید مت رکھ۔ اور تب سورج کی طرح لوگ تیرے وجود کو مبارک اور عزیز کہیں گے۔

(مخزن مسیحی)

مفید کہانی

بچوں کیلئے

نمبر (۶)

ایک دن سردی کی سخت موسم میں دو دیہات کے بچے جن میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی تھے۔ ایک چکی کی طرف اپنے سروں پر اناج کے تھیلے لیکر آٹا پسوانے کے لئے جا رہے تھے اور چکی کے مالک کے باغ کے پاس سے گزرتے ہوئے اس لڑکی کو جس کا نام برتھا تھا چھوٹے چھوٹے پرندوں پر جو اُس کو بہت بھوکے معلوم ہوتے ترس آیا اور اُس نے اپنا تھیلا کھولکر ان کو اناج ڈالدیا۔ رابرٹ نے جو اُس کا بھائی تھا۔ یہ دیکھکر کہا کہ "اے بہن تم بڑی بے وقوف ہو۔ کیا تم نہیں جانتی کہ ایسا کرنے سے تم اناج کو کم کرو گی اور والدین تم سے پوچھینگے کہ اناج کیوں کم ہو گیا؟ اور تم کو سزا دینگے"۔ برتھا یہ سنکر بہت خوش ہوگئی پر بعد کو کہنے لگی کہ ان بھوکے پرندوں کو خوراک کی بڑی ضرورت تھی۔ لیکن میں خیال کرتی ہوں کہ ہمارے والدین ہمارے ایسا کرنے سے ناراض نہ ہونگے اور مہربان خدا ہم کو اس کا اجر دیگا"۔ اور وہ اپنا اناج چکی پر چھوڑ کے چلے گئے اور جب کچھ دن کے بعد اسکو پھر لینے آئے تو انہوں نے معلوم کیا کہ برتھا کا اناج دوگنا ہوگیا تھا لیکن وہ نہ جانتی تھی کہ یہ کیونکر ہوا اور وہ لڑکی اسکو ایک معجزہ سمجھتی تھی۔

اسوقت وہ چکی والا جس نے انکی پہلی گفتگو سن لی تھی ان لوگوں سے کہنے لگا۔ اور وہ مسکرا رہا تھا۔ کہ "تیرے اُس ترس نے جو تو نے ان پرندوں پر کیا مجھکو ایسی خوشی دی ہے کہ میں نے تیرے اناج کو دوگنا کر دیا ہے۔ پر اگرچہ میں نے تیرے اناج کو دوگنا کر دیا ہے پر تو یہ سمجھ کہ خدا کی برکت اُس پر ہوئی ہے جس نے تیرے دل کی نیکنیتی کا اجر دیا ہے۔ بقول انگریزی شاعر کے

The man who owns a generous breast
Will of the Lord be richly blest."

مراسلات

پیارے دوست کی ملاقات

چونکہ کوٹ گڑھ سے مسٹر سندر سنگھ جی سادھو کے لئے رامپور شہر میں تاریخ ۱۰ مارچ سن حال کو یہاں تشریف لائے جن کی ملاقات سے ہم لوگوں کو جتنی خوشی حاصل ہوئی اور علاوہ خوشی کے خدا کے کلام سننے میں بھی بڑی مدد ملی اور بعدہ ہم مسٹر سندر سنگھ برائے منادی شپکے دو تبت کلاں جو کہ یہاں سے دو پڑاؤ کے فاصلہ پہ ہے جانا چاہتے تھے۔ مگر افسوس یہ ہوا کہ جب ہم مقام نگیا میں پہونچے تو معلوم ہوا کہ بسبب برف کے شپکے کا راستہ بند ہے اس لئے ہم بجائے شپکے کے نشی گنگ کو گئے۔ کیونکہ وہاں پر بھی ایک بڑا لاما رہتا ہے جس کو تبتی زبان میں گونش کہتے ہیں۔ سو ہم لوگ اُس سے ملنے کے لئے وہاں پر گئے۔ اور راستہ میں دریائے ستلج پر ایک خوفناک جھولے پر سے ہو کر جانا پڑا جو کہ گھاس کی رسی سے بنا ہوا تھا میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ شاید مسٹر سندر سنگھ اس جھولے پر سے گزرنے سے گھبرا جائینگے لیکن مسٹر سندر سنگھ ایسے حوصلہ والے تھے کہ دوڑتے مجھسے بھی آگے چل نکلے اور وہاں سے نشی گنگ تک قریب پانچ میل کی سخت چڑھائی چلنی پڑی۔ علاوہ چڑھائی کے ایسی سخت ہوا چلی کہ ہمارے ہاتھ اور منہ سردی سے ٹھٹھر گئے۔ یہاں تک کہ ہم ایک دوسرے سے بات تک نہ کر سکے اور بیچارے مسٹر سندر سنگھ کے تو ہاتھ بھی سوج گئے۔ بلکہ کئی دن تک ان کے ہاتھوں میں درد رہی۔ لیکن شاباش ہے اُن کے حوصلے پر کیونکہ دیسی آدمی کا آجکل کے دنوں

ہیں ایسی سرد جگہ میں گذرنا گویا نہایت ہی ہولناک ہے۔ پھر ہم شام کو ٹشی گنگ میں جا پہونچے۔ وہاں پر ہم لوگوں کی گوشق صاحب نے بڑی خاطر کی اور دوسرے روز گوشق صاحب نے ملاقات کے لئے ہم دونوں کو اپنے گومپا یعنے مقدس یا مندر میں بلایا۔ مگر گوشق صاحب گوشہ نشینی میں ہیں تھا اس واسطے سوا بات چیت کے ایک دوسرے کا منہہ نہ دیکھ سکے اور گوشق صاحب نے دنیاوی و دینی باتوں کے چند سوال دریافت کئے جس کا جواب مسٹر سندر سنگھ نے اُن کو صاف طور پر جب دیا۔ جس کو گوشق صاحب نے بھی خوشی تسلیم کیا اور اسی روز ہم واپس ہوئے اور یہاں پر مسٹر سندر سنگھ نے اتوار کو وعظ کی۔ اور بہت لوگ اُن کے وعظ سننے کو جمع ہوئے اور بڑی خوشی سے سنتے رہے۔ اور فائدہ اُٹھایا اور مسٹر سندر سنگھ یہاں سے ۱۶ مارچ ۱۹۱۲ء کو واپس کوٹ گڑھ ہوئے مجھے اُمید ہے کہ گروے برٹش کو لبیا گونہ گئے۔ تو پھر یوپی کی طرف تشریف فرمانے کی کوشش کرینگے۔ کیونکہ اس طرف انجیل مقدس کی بشارت سنانے کے لئے مددگار کی زیادہ ضرورت ہے۔ فقط

الراقم نیازمند۔

ٹی نصیب علی موریوین مشن پو۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اُردو میں شایع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیا اور ملکی خبریں کرسچین ایڈیٹوریل مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں۔

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ اور خریداران کے ۲ روپے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی لکھنؤ سے وی۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

تبت میں مسیحیت

مدت سے میری خواہش تھی کہ تبت کی طرف دورہ کروں اور وہاں کے مذہبی حالات کی نسبت واقفیت حاصل کروں اور انجیل کی منادی کروں۔ چنانچہ خدا نے میری دعا سنی اور میں ۲۰ فروری کو بطرف تبت روانہ ہوا۔ اور رام پور وبسہر کلو اور کلاسس دیہ دونوں پہاڑ تبت کے راستہ میں آتے ہیں ہیں انجیل سناتے ہوئے ایک جگہ بنام سورنگ میں پہونچا یہ گاؤں شملہ سے قریباً ۱۴۰ میل تبت روڈ کے دہنی طرف دریا ستلج کے کنارے پر واقعہ ہے۔ یہاں پر ایک بہت پرانا قلعہ کورو پانڈو کے وقت کا ہے۔ پہلے دریا اس قلعہ کے دونوں طرف ہو کر بہتا تھا۔ مگر اب اس سے بہت نیچے بہتا ہے۔ اور آجکل اس قلعہ میں ایک دیوتا کی مورت رکھی ہوئی ہے جس کو ادمی کہتے ہیں۔ یہاں سے چند اور جگہوں میں ہوتا ہوا ۹ مارچ کو پو میں پہونچا۔ جہاں پر موریوین مشن کے دو مشنری پادری ایچ جی مارکس اور پادری ایچ ڈبلو گنگ صاحبان بڑی جانفشانی کے ساتھ تبتی لوگوں میں خدمت کر رہے ہیں یہاں پر تقریباً پچاس مسیحیوں کی جماعت ہے یہ جگہ شملہ سے ۱۹۰ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے اور ۱۰ مارچ کو اتوار کی صبح مجھے گرجا میں وعظ کرنے کے لئے کہا گیا۔ اور مسٹر حقیقت نصیب علی نے تبتی زبان میں ترجمہ کیا۔ مسٹر علی کی پیدائش گلگت کی ہے مسیحی ہونے کے بعد ۱۲ سال سے موریوین مشن کے متعلق واعظ انجیل ہیں۔ آپ کی کوشش دس گرمی سے کئی آدمی بدی سے نکلکر مسیح کے پاس آگئے ہیں۔ میرا خیال تھا کہ اب تک تبت میں انجیل نہ پہنچائی گئی۔ لیکن یہاں آکر معلوم ہوا کہ عنقریب ۵۰ سال سے موریوین مشنری یہ۔ لی کیلنگ دکھاٹی میں خدمت کرتے ہیں۔ اور اس وقت کئی ایک جگہوں میں بہت سے تبتی مسیحی موجود ہیں۔ جن میں سے چار خاص لاسہ کے ہیں۔ جہاں دلائی لامہ رہتا ہے۔ اور ان میں سے ایک کھیالی میں منادی کا کام کرتا ہے۔ اور تبتی زبان میں انجیل کی ہزاروں جلدیں قریباً تبت کے سب بڑے شہروں میں پہونچگئی ہیں۔ گو ابھی تک مشنری صاحبان کو لاسہ وغیرہ جانے کی اجازت نہیں ہے۔ تاہم تبتی مسیحیوں اور سوداگروں کے وسیلہ سے جو تبت سے لداخ و کشمیر کی طرف آتے ہیں۔ انجیل کی خوشخبری روز بروز تمام تبت میں پھیلتی جا رہی ہے۔ ہاں خواہ کتنی ہی رکاوٹیں کیوں نہ ہوں۔ مگر ہمارے منجی کے مقصد کے پورا ہونے میں جو لوگوں کی نجات ہے بے سدراہ نہیں ہو سکتیں۔ وقت نزدیک ہے کہ ہر ایک گھٹنا اُس کے آگے ٹیکے گا اور ایک ہی گلہ اور ایک ہی گڈریا ہوگا۔ آمین۔

چند سال ہوئے کہ ڈاکٹر سوین ہیڈن سے پیشتر ڈاکٹر رائینٹ صاحب معہ اپنی میم صاحبہ کے تبت میں وارد ہوئے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں لوگ اُن کے بہت مخالف ہو گئے۔ یہاں تک کہ نوکر بھی اُن کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اور جب یہ صاحب گاؤں میں گئے تو پھر لوٹ کر واپس نہ آئے اُن کی میم صاحبہ کئی دن تک انتظاری کرتی رہیں۔ اور آخر کار نا اُمید ہو کر واپس امریکہ چلی گئیں۔ اور صاحب کا تاہنوز کچھ پتہ نہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوگوں نے اُن کو قتل کر دیا۔ اور پھر ایک اور صاحب گئے۔ جن کو لوگوں نے یخ دیہ برفانی ملک کا بیل ہے جس کے لمبے لمبے بال ہوتے ہیں اور یہ تبت میں بہت ہوتے ہیں) کے چمڑے میں سی کر دھوپ میں رکھدیا اور اسی میں آپ اس دار فانی سے کوچ کرکے عالم جاودانی میں جا پہونچے۔ ہر ایک ملک میں مسیحیوں کے ساتھ یہی سلوک کیا گیا۔ مگر آخر کار وہ غالب آئے۔ اسی طرح ہمارا ایمان ہے۔ کہ خدا تبت میں بھی مسیحیت کو غلبہ بخشیگا۔ آمین ؎

پھر ۱۱ مارچ کو میں پو سے آگے روانہ ہوا اور پادری مارکس صاحب نے مسٹر علی کو بھی میرے ہمراہ بھیجدیا۔ کیونکہ میں جگہوں اور زبان سے ناواقف تھا۔ اور اُن

سے مجھے بڑی مدد ملی۔ خاصکر جب میں خدا کے کلام سے لوگوں کو سناتا تھا تو آپ تبتی زبان میں ترجمہ کرنے اور سمجھانے میں بڑی مدد دیتے رہے اور ہم دونوں چند مقامات میں منادی کرتے ہوئے ایک مشہور جگہ بنام تاشیگانگ میں پہونچے جہاں پر بدھ مذہب کا ایک قدیم گنپا (مندر) ہے۔ اس میں ایک بڑا لامہ رہتا ہے۔ لاماؤں کے کئی ایک درجے ہیں۔ اس کے درجہ کو تبتی زبان میں کُشک کہتے ہیں جو کہ ایک بہت بڑا عہدہ ہے۔ اور اس کے ماتحت قریباً چارسو لامہ ہیں۔ اس نے ہمارے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔ رہنے کے لئے ایک مکان دیا۔ اور تاپنے کے لئے آگ جلوادی اور دیگر کھانے پینے کی سب چیزیں خود اس لامہ کی بیوی لیکر آئی (لامہ عموماً مجرد رہتے ہیں۔ مگر آجکل بعض لامہ شادی کرنا روا سمجھتے ہیں) اور دوسرے دن لامہ نے بات چیت کرنے کے لئے ہم کو بلایا اور بہت سی مذہبی گفتگو ہوئی۔ اس کے بعد مندر کا کتب خانہ دیکھا۔ جب میں نے اس لامہ سے پوچھا کہ آپ کی کتب مقدسہ میں خدا کی بابت کیا تعلیم ملتی ہے؟ تو اُس نے صاف کہا کہ ”ہماری الہامی کتاب ”گنگیور“ تنگیور“ (یعنی کلام و نصیحت) میں خدا کی بابت کچھ نہیں لکھا۔ مگر سب اخلاقی تعلیم ہے۔“ بات تو یہ ہے کہ بدھ نے خدا کے بارہ میں تعلیم ہی کچھ نہیں دی۔ تو بیچارے بیچارے کیونکر خدا کو جانیں اور مانیں اور یہ عجیب طرح کی تثلیث کے معتقد ہیں۔ یعنی ”سنگیس کنچیک“ (بدھ خدا) ”چھوہ کنچیک“ (مجموعہ کتب خدا) ”لامہ کنچیک“ (لامہ خدا) بعد ازاں لامہ نے سب آدمیوں کو جمع کیا اور تب اُس نے مجھے کہا کہ اب ان کو انجیل سنا[...]۔ ان لوگوں نے بڑے غور سے کلام سنا اور مسٹر علے نے تر[...] کر کے انہیں تبتی زبان میں سمجھایا۔ یہ جگہ قمیاء سے [...]ریباً ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں پر سردی بڑی [...]ت پڑتی ہے۔ جس روز ہم وہاں پہونچے ایسی ٹھنڈ[...] ہوا چل رہی تھی کہ مارے سردی کے ہونٹھ ایسے [...]ڑ گئے کہ بات کرنا بھی محال ہو گیا تھا اور میرے ہاتھوں میں چار دن تک درد ہوتا رہا۔

پھر میں ۷ اپریل کو کانم میں گیا۔ جہاں پر ایک بڑا لامہ نل کُشک رہتا ہے۔ جو کہ تاشی لامہ کا گورو ہے۔ تاشی لامہ دلائی لامہ سے دوسرے درجہ کا لامہ ہے۔ اُس کے کتب خانہ میں ایک کتاب ”کنگیور تنگیور“ دیکھی جس کے دو بڑے حصے ہیں۔ اول ”کنگیور“ جس میں بدھ کی تعلیم درج ہے۔ دوئم ”تنگیور“ جس میں بدھ کے بعد کی تعلیم اور ”کنگیور“ کی تفسیر درج ہے اور ”کنگیور“ کی ۱۰۲ جلدیں ہیں اور تنگیور کی ۲۰۸ جلدیں ہیں۔ کل اتنی بڑی کتاب ہے کہ جس کے کل صفحے تقریباً ڈیڑھ لاکھ ہیں اور لامہ سے دریافت کیا کہ چند سال گذرے ایک روسی سیاح نوٹووچ تبت میں آیا تھا۔ اور اُس نے لوگوں سے کہا تھا کہ بدھ مذہب کے کتب خانوں میں ایک کتاب ہے جس میں ذکر ہے کہ مسیح تبت میں آیا تھا۔ کیا یہ درست ہے؟ اُس نے کہا کہ یہ بالکل غلط ہے۔ تبت کے کسی کتب خانہ میں کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جس میں یہ لکھا ہو۔ بلکہ کسی کتاب میں مسیح کا نام تک بھی نہیں ہے سوائے ان کتابوں کے جو پادری صاحبان سے ہمیں ملی ہیں“۔ اب اس پر کچھ اور لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ محقق عالموں نے اُسی وقت ثابت کر دیا تھا کہ نوٹووچ کی من گھڑت کہانی ہے جس پر آریہ صاحبان نے بھی بہت کچھ حاشیہ چڑھایا تھا۔ پر آخر کار ثابت ہوا کہ یہ سراسر نوٹووچ کا جھوٹ تھا۔

اب میرا ارادہ تو تھا کہ لاسہ تک جاؤں۔ لیکن وہاں جانے کی سخت ممانعت ہے۔ دوسرے میں زبان سے ناواقف ہوں۔ لہذا واپس لوٹنا پڑا اور میں دوسرے راستہ سے کئی ایک جگہ میں منادی کرتا ہوا ایک گاؤں بنام پالی میں پہونچا۔ جہاں پر مجھے ڈاکٹر روڈرگس صاحب ملے آپ چند ماہ سے چینی میں کام کرتے ہیں اور آجکل رامپور میں ہیں۔ یہاں پر انہوں نے ایک آدمی کی پتھری نکالی۔ میں نے آجتک اتنی بڑی پتھری کسی شخص سے نہیں دیکھی اس کو تولا گیا تو پورے ۴ تولہ نکلی۔ ڈاکٹر صاحب نہایت خوش خلق و دیندار آدمی ہیں۔ ان کی مسیحی زندگی کا اثر بہت لوگوں پر ہو رہا ہے۔ خدا اُن کے کام پر برکت بخشے آمین۔

اس دورہ میں بشارت انجیل کے لئے بہت عمدہ موقعے ملتے رہے اور بعض متلاشی حق بھی ملے۔ اب معزز ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ آپ ان لوگوں کو اپنی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں کہ وہ راہ حق کی رہنمائی پاویں اور وہ جواب تک سوائے مذکورہ بالا تثلیث کے زندہ خدا سے بالکل ناواقف ہیں جلد راہ راست پر آجاویں اور جو کام وہاں ہو رہا ہے اور جو کرنے والے ہیں۔ ان پر کثرت سے برکت نازل ہو کہ وہ روح القدس سے معمور ہو کر بہتوں کو مسیح کے پاس لانے کا وسیلہ ہوں اور وہاں کی کلیسیا روز بروز ترقی کرتی جائے۔ آمین۔

پھر میں پالی سے کئی ایک مقامات میں منادی کرتے ہوئے شروع اپریل میں کوٹ گڑھ پہونچا۔ اور اُمید رکھتا ہوں کہ اگر خدا کی مرضی ہو تو تبت کی زبان سیکھ کر اور وہاں کی گورنمنٹ سے اجازت حاصل کر کے پھر تبت میں داخل ہونگا۔ فقیر حقیر سندر سنگھ (کوٹ گڑھ)

مینپوری کنونشن

۴ سے ۸ مئی تک

خدا کا شکر ہے کہ اس کی مرضی اور مہربانی سے بڑی انتظاری اور خواہش کے بعد اس کنونشن کے تیسرے جلسے کا وقت نزدیک آیا۔ امسال یہ کنونشن مینپوری میں ۴ مئی بروز سنیچر صبح شروع ہو کر ۸ مئی کی شام کو ختم ہوگی۔ یہ کنونشن ۱۹۱۰ء مئی کے مہینے میں پیدا ہوئی۔ گذری دو کنونشنوں میں خدا نے اپنی بڑی بڑی برکتیں عنایت کیں۔ جس سے اُس کے بندوں کو شوق ہے کہ اگر اس کی مرضی ہو تو اس کنونشن کا سلسلہ سالانہ جاری رہے۔ یہ کنونشن

اب کہ فرخ آباد پریسبٹری کے لئے بہت فایدہ مند ہوئی ہو کیونکہ ان اطراف کے زیادہ مسیحی اس میں شریک ہوئے۔ ہماری خواہش ہو کہ یہ کنونشن صرف فرخ آباد پریسبٹری ہی کے لئے محدود نہ رہے بلکہ یہ عالمگیر کنونشن ہو جس میں ہر طرف کے مسیحی آکر شریک ہوں اور روحانی زندگی میں ترقی حاصل کریں۔ ہماری درخواست ہے کہ آپ لوگ ضرور اس کنونشن میں آنیکی کوشش کیجئے اور دعا کیجئے کہ خدا اپنا پاک روح اپنے بندوں کو عطا کرے جس کی ہم سب کو بڑی ضرورت ہے اور جس کے بغیر ہم لائق خادم اور خادمہ نہیں ہو سکتے۔

رہائش اور خوراک کا معقول انتظام کیا جائیگا۔ رہنے کے لئے بہتیرے پکے مکان مشن ہائی سکول اور ٹریننگ سکول کے متعلق خالی کئے جائینگے جن میں لوگ آرام سے ٹھہر سکینگے۔ اور کھانے کے لئے ایک دوکان مسیحیوں کی طرف سے ہوگی جس میں حتی المقدور عمدہ اور سستا کھانا فروخت کیا جائیگا۔ اگر کوئی صاحب خاص قسم کا کھانا طلب کریں تو وہ بھی حسب فرمائش تیار کیا جائیگا۔ کنونشن کے متعلق خط وکتابت ذیل کے پتے سے کیجئے۔

پادری جے این فورمن اے پی مشن مینپوری یو-پی

دعا کیجئے۔ خود تشریف لایئے۔ اپنے دوستوں کو خبر دیجئے اور انکو لانے کی کوشش کیجئے۔ فقط

آپ کا مسیحی بھائی

سکھ لعل۔ مینپوری۔

دلائی لامہ اب تک کالیم فونگ میں قیام رکھتے ہیں اور ابھی تبت کو جانیکی نسبت کوئی ارادہ ظاہر نہیں کیا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ اب تک چین میں پورے طور سے امن وامان نہیں ہے۔ اور اکثر چین کی فوجیں تبت میں بھی آئی ہوئی ہیں۔ دلائی لامہ ابھی کچھ عرصہ یہاں ٹھہرینگے۔

پادری جے-این-ہائیڈ کی میموریل سروس

مقام موگہ میں مرحوم پادری جے-این-ہائیڈ صاحب کے دوستوں نے ایک میموریل سروس منعقد کی جس میں صاحب مرحوم کی خوبیوں کی داد دی گئی۔ یہ مقام ۶ برس سے اُن کے کام کا مرکز تھا۔ اس موقعہ پر خاص خاص پاک نوشتوں کے حوالے تقریر کرنے والوں نے جو پیش کئے وہ ظاہر کرتے تھے کہ کس طرح سے پادری ہائیڈ صاحب نے اپنے آقا کی روح کو حاصل کیا تھا۔

مسٹر چنن خاں نے جس نے پچھلے ۷ سال تک پادری صاحب کے ہمراہ کام کیا تھا یوحنا کے ۱۲: ۲۶-۲۰ آیتوں کو پیش کیا جہاں گیہوں کے دانے کی مثال پائی جاتی ہو اور اُس کا وعدہ ملتا ہے جو دنیا میں اپنی جان سے نفرت کرتا ہے۔

مسٹر جلال مسیح نے جس نے بھی صاحب کے ہمراہ ۶ سال تک خدمت کی تھی یوحنا کا ۴: ۳۸-۳۰ سے پڑھا جس میں نئے ایمان پر بڑا زور دیا ہوا ہے۔ جس کا مضمون اس خوراک سے ہے جس کو وہ نہ جانتے تھے۔ اور کارندوں کے لئے دعا سے ہے۔

جگرانوں کے پادری احمد شاہ صاحب نے اقرنتیوں ۹: ۲۷-۱۷ کو ہائیڈ صاحب پر لگایا جس میں درمیانی خیال یہ تھا کہ میں تمام آدمیوں کے لئے سب کچھ بنا تاکہ میں انکو نفع میں پاؤں۔

پادری پریم داس نے اپنے ۱۸ سال کے تجربہ سے اپنی اُس ترقی کے لئے جو اُنہوں نے پادری ہائیڈ صاحب کے وسیلے سے حاصل کی تھی شکرگزاری ظاہر کی اور کہا کہ اس میں سے جیتے پانی کی ندیاں بہیں۔

اور کہا کہ پادری ہائیڈ صاحب کی زندگی کا راز خدا کے ساتھ خاص نزدیکی تھی اور دعا کی روح تھی وہ گھنٹوں خدا کے کلام کو پڑھا کرتے تھے کہ خدا کی مرضی کو دریافت کریں۔ اُن کی بڑی خواہش تھی کہ خدا کی حضوری سب کو حاصل ہو اور خاص طور سے اُن پر فلپیوں کے خط کے ۳: ۱۰ آیت لگتی تھی اور اُنہوں نے فرمایا کہ اگرچہ وہ برسوں سے ہائیڈ صاحب سے واقف تھے۔ اور سے ملتے جلتے تھے۔ لیکن وہ اُن کو ایک لمحے کے لئے غیر وطن والا یا اجنبی آدمی نہ جانتے تھے۔ بلکہ اپنے ہموطن کے موافق سمجھتے تھے۔

پادری پنڈی داس صاحب نے ۱۲ برس تک اُن کے ساتھ کام کیا تھا۔ اُن کا خیال ہے کہ صاحب اُن کے لئے جنکو وہ مسیح کے پاس لانا چاہتے تھے کیسے یکجہتی اور یکتائی کے اس درجے تک نیچے اُتر آتے تھے کہ وہ ان کے موافق بنجاتے تھے۔ اُن کے گناہ اُس کے گناہ تھے۔ اُن کی ناکامیابی اُس کی ناکامیابیاں تھیں۔ بھوکوں کے ساتھ وہ بھوکھا ہوتا تھا۔ ناپاکوں کے ساتھ وہ ناپاک ہوتا تھا۔ وہ سب گنہگاروں کا ساتھی بنتا تھا۔ جس طرح سے خداوند یسوع مسیح گنہگاروں کے درمیان تھا۔ اور یہی وجہ تھی کہ لوگ اُن کو بہت چاہتے تھے۔

پادری ہکیمن پیٹرسن نے حاضرین کو یاد دلایا کہ پادری ہائیڈ صاحب کی زندگی کا راز خود اس میں نہیں تھا۔ بلکہ اس میں تھا کہ اس نے بڑی مضبوطی سے خدا پر بھروسہ کیا ہوا تھا۔ اگر مسٹر ہائیڈ نے لوگوں کو پیار کیا۔ پر وہ محبت خدا کو منظور تھی۔ اگر مسٹر ہائیڈ نے گناہ سے نفرت کی اُس کا سبب یہ تھا کہ وہ نفرت خدا سے آئی تھی۔ وہ ہر ایک آدمی کے لئے یہ چاہتا تھا کہ وہ نئے طور سے خداوند یسوع مسیح کے ہاتھ کو پکڑے اور سب کچھ چھوڑے۔ تاکہ مسیح انکو جیسا چاہے اپنے لئے [illegible] دے۔ عزت یا بےعزتی کا برتن جو وہ چاہے۔ سب سے بڑی اور عمدہ یادگار صاحب کی جو ہو سکتی ہے۔ ایک عبادت کا مکان

ہو سکتی ہے جو تازگی پانے والے اور روح سے بھرے ہوئے بیجوں کے فراہم ہونے لگے ہو۔

اس میٹنگ میں ایک تذکرہ کھولا گیا تاکہ ایک میموریل چرچ موگہ میں بنایا جاوے تاکہ وہ پادری ہائڈ صاحب کی یادگار ہو۔ اس کی تحریک پادری ڈاکٹر جے سی آر ایوینگ صاحب کی طرف سے ہوئی جس کی تصدیق پادری ٹکین میرسن صاحب اور ہنری ہرکرٹ اسکویر آئی سی۔ ایس ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ کی جو اس جلسے میں حاضر تھے اور ... روپیہ اس میٹنگ میں جمع کئے گئے۔ اس میموریل چرچ پر ...، روپیہ خرچ ہوگا۔ اور اُمید ہے کہ شمالی ہند کے تمام مسیحی جو پادری ہائیڈ صاحب سے واقف ہیں اس میں مدد دینگے۔ یہ چندہ پادری آر۔ ایچ کارٹر صاحب موگہ کے پاس بھیجا جاسکتا ہے۔ جو پادری ہائیڈ صاحب مرحوم کی جگہ اس علاقے میں کام کرتے ہیں۔ ایک ٹریننگ سکول جو پادری ہائیڈ صاحب نے جاری کیا تھا۔ اب تک چل رہا ہے اور دوسری عمارتیں بھی یہاں بن رہی ہیں۔

مرحوم پادری ہائیڈ صاحب کی زندگی کے آخری دن موگہ میں خرچ ہوئے ہیں اور تمام علاقے میں اُن کی محبت کی کشش پھیلی ہوئی ہے اور یہ وہ جگہ ہے جہاں ان کو خدا کے جلال کا مشاہدہ ہوا تھا جس کا وہ اکثر ذکر کیا کرتے تھے۔ اور یہ مناسب بات معلوم ہوتی ہے کہ اس جگہ میں جہاں وہ دل سے چاہتے تھے کہ ایک عبادت گاہ بنے۔ ایک میموریل چرچ بنایا جاوے۔ ایک گرجہ تعمیر کیا جاوے۔ جہاں اردگرد کے دیہات کے لوگ جمع ہوکر عبادت کیا کریں۔ راقم پادری ٹی۔ جے فلیمنگ۔

ضرورت ۔ ایک ہندوستانی مسیحی جو کہ جوتی اور زین سازی کا کام جانتا ہے نوکری کی تلاش میں ہے اس کے پاس عمدہ سرٹیفکیٹ ہیں۔ درخواستیں بنام اضحاق اے۔ پی مشن فتحپور ہسوا ای آر ریلوے ہونی چاہئیں

بائبل کو ماننا اور اُس پر عمل کرنا

اگر ہمارا ایسا ہی حال ہے کہ عمل نہیں کیا جاتا اور یہی کہا جاتا ہے کہ یا بے ایمانی تیرا آسرا تو اسباب کو سن کر ایک سادہ مزاج آدمی اپنے اصول کو چھوڑ کر رفتہ رفتہ دنیاوی حکمت سیکھتا ہے اور اس کی پوشاک بیداغ و بے لوث نہیں رہتی۔ چوتھی بات یہ ہے کہ پاک کلام (بائبل) کا ماننا اور اس پر عمل کرنا خدا باپ کے آگے پاک اور بے عیب ہو۔ عمل اور پاکیزگی سکھاتا ہو۔ اور یہ زہی بندگی ہے جو (יהוה אלהים) یعنی خداوند خدا کو پسند ہو

اور اگر وہ چاہتا ہے کہ ہم اس کے قانونوں اور ارشادوں کو جو اس نے از سر نو بیشن میں اپنے پاک لوگوں کی معرفت فرمائے عمل میں لاویں اور اسباب کو مدنظر رکھیں کہ اس پر عمل کرنا ہمارا فرض اور حق ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ جس وقت خدا نے آدم کو اپنی صورت پہ بنایا تو اس کے لئے فرمان الٰہی یہ تھا کہ اُس درخت کا پھل نہ کھانا۔ لیکن جب اُس نے خدا کے حکم کی تعمیل نہ کی اور اُس حکم پہ کاربند نہ ہوا تو اُس کا نتیجہ جو ایک سزا کے رنگ میں تھا اُس نے اُٹھایا۔ کلام میں جسکو ہم بائبل کہتے ہیں لکھا ہے کہ وہ خُدا کی شکل و صورت پر بنایا گیا تھا۔ لیکن اب ہم دیکھتے ہیں کہ جب اُس نے ممنوع درخت سے کھایا۔ اور ناجائز کو جائز تصور کیا تو اس کی وہ شکل اور وہ نقش و نگار جن پہ اُس کو فخر تھا سب کافور ہو گئے۔ اور وہ خوشنما صورت متغیر ہو گئی۔ اور چہرے پہ مایوسی چھا گئی اور آج ہم اسکو ایک مجرم اور قیدی کی صورت میں دیکھتے ہیں۔ پانچویں بات یہ ہے کہ آدم کا نافرمانی کرنا اُس کی صورت کے انقلاب و انتشار کا باعث ہوا اور یہ وہ گناہ تھا جس کے سبب وہ اپنے مالک کی نظروں میں حقیر اور ذلیل ہوا۔ ایسا ہی حال اُس آدمی کا ہوتا ہے جو کہ اپنے مالک خدا کے پاک کلام کو قبول نہیں مانتا اور نہ ہی اُس پر عمل کرتا ہے۔ بالآخر ذلت کے عالم میں اگر مستوجب سزا ٹھہرتا ہے۔ عزیزو گناہ وہ صورت ہے جو انسان کے اندر داخل ہوکر اس کو اس کے اصلی و اعلےٰ پایہ و درجے سے گرا دیتی ہے۔ دیکھو خدا کے حکم کو نہ ماننا ہی تھا کہ اُس کو شرمندگی و شرمساری نے آ دبایا۔ وہ اس وقت اپنے آپ کو چھپاتا ہے۔ کیوں؟ اسلئے کہ اُس پر شرمندگی طاری تھی اور چاہتا تھا کہ خدا کے حضور سے بھاگ جاوے الغرض اس کی پاکیزگی کا جامہ حکم عدولی کرتے ہی اُتر گیا اور وہ ننگے رہ گئے اور شرمانے لگے۔ آپ یاد رکھئے کہ گناہ ننگا پن ہے۔ خدا ہر ایک کو ننگا کریگا۔ جو اس کی نافرمانی کرتا اور اس کے پاک کلام کے احکام کو بجا نہیں لاتا اس سبب سے آدم اکیلا نہیں گرا بلکہ اُسکی انسانیت بھی گری۔

الراقم خاکسار بھولا مل (آباد) طالب علم فورتھ ہائی کلاس از سی۔ بی۔ بی ہائی سکول لودیانہ۔

جلسہ المنائی ایسوسی ایشن سہارنپور سیمنری

ہم مسیحیوں میں یگانگت لازمی امر ہے۔ کیونکہ تمام دنیا کے مسیحی کسی قوم اور کسی ذات اور رنگ کے کیوں نہ ہوں وے سب ایک ہی روحانی خاندان میں چنانچہ افسی ۱۹:۲ میں لکھا ہے کہ تم اب تم پردیسی اور مسافر نہیں رہے بلکہ مقدسوں کے ہم وطن اور خدا کے گھرانے کے ہوگئے۔ اس عالمگیر خاندان کا باپ خدا ہے۔ دنیا کے تمام خاندانوں سے یہ نہایت بڑا خاندان ہے کہ جس میں دنیا کی آبادی کا ⅓ حصہ شامل ہے۔ اسلئے

اس خاندان کے شرکا کی کثرت خاندان کی مضبوطی کا سبب ہونا چاہئے اور یہ مضبوطی تب ہی ہو سکتی ہے کہ جب اس کے سب شرکا ایک دل اور ایک رائے ہوں جدائی اور جھگڑا خاندانوں کی بربادی کا باعث ہے۔ آپس کے رگڑے جھگڑوں سے کتنے خاندان روز بروز اجڑتے جاتے ہیں۔ خدا کا شکر کرنا چاہئے کہ اُس نے ہم کو بھی جو پہلے نا اُمید اور دنیا میں خدا سے علیحدہ تھے۔ اب مسیح یسوع کے وسیلے اس شاہی خاندان میں شریک کیا پس کیا ہم اس شراکت کو غنیمت نہ جانیں اور کوشش کریں کہ ہم اس شاہی یگانگت سے کبھی الگ نہ ہوں۔ بلکہ دن بدن اور زیادہ مضبوط کریں۔

جب ہم غیر مسیحیوں کی طرف نظر ڈالتے ہیں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی یگانگت کی راہ میں چند رکاوٹیں ہیں جو اُن کو ایک ہونے سے اور ایک دوسرے سے ہمدردانہ سلوک کرنے سے روکتی ہیں۔ مثلاً قومیت کا فخر۔ ذات کا گھمنڈ اور خاندان کا غرور وغیرہ۔ مگر شکر خدا کا کہ مسیحیوں کی یگانگت کی راہ میں سے یہ رکاوٹیں ہٹائی گئیں اور راستہ صاف کیا گیا تاکہ ایک جلالی اور عالمگیر خاندان ہووے۔ دیکھئے قلسی ۳: ۱۱ "وہاں نہ یونانی رہا نہ یہودی نہ ختنہ نہ نامختونی نہ وحشی نہ اسقوطی نہ غلام نہ آزاد صرف مسیح سب کچھ اور سب میں ہے"۔ پیارو مسیحیت میں قوم اور ذات اور خاندان کے فخر کی گنجائش نہیں۔ کیونکہ اس کی طرف سے تو ہم نے اسی وقت انکار کیا جب ہماری نئی پیدائش ہوئی لیکن افسوس کہ اس مسیحی خاندان میں اب تک یگانگت کی مخالف خواہش قومیت اور ذات کا جھوٹا فخر اس ماہ میں موجود ہے جس سے اس خاندان میں بڑے بڑے نقصان دن بدن ظہور میں آتے ہیں۔ اس قسم کے فخر کا قائم رہنا پرانی انسانیت کا ثبوت اور نئی انسانیت کا انکار ہے پر تو بھی بڑے شکر کی بات ہے کہ اب اس قدر یگانگت اس خاندان میں ہے اور بڑھتی جاتی ہے۔ (باقی دارد)

سنڈے سکول کے کام کی تاثیر ہندوستان کے مستقبل پر

گذشتہ سے پیوستہ

مسیح ہلاک کرنے کو نہیں بلکہ نجات دینے کو آیا ہے۔ یہی ہے انجیل یعنی گناہوں کی معافی کی خبر اس مبارک انجیل کے بغیر ہندوستان کا چارہ نہیں۔

ایک دفعہ ایک شخص نے ایک بڑی جماعت کے سامنے گواہی دی کہ جب سے مجھے پتہ لگ گیا ہے کہ مسیح میری نجات ہے مجھے موت یا قیامت سے بالکل ڈر نہیں لگتا۔ کیونکہ مسیح نے میرے سارے گناہ دھو ڈالے ہیں۔ مسیح کی انجیل انسان کو ایک نیا مخلوق بنا دیتی ہے۔ مسیح کی محبت نے اس پر ایمان لانے والوں کے سارے گناہوں کو اُن سے دور پھینک دیا ہے۔ وہ ہمارے گناہوں کو بالکل یاد نہ کریگا چنانچہ حزقی ایل ۱۸: ۲۲ و ۳۳: ۱۶ میں لکھا ہے:۔

"اُس کے سارے گناہ جو اُس نے کئے اُس کے لئے محسوب نہ ہونگے"

"اُس کی خطاؤں میں سے جو اُس نے کیں ایک بھی اُس کے منہ پر دوہرائی نہ جائیگی"

یہ ہے انجیل کہ اس پر ایمان لانے والوں کے سارے گناہ مٹائے جاتے ہیں اور وہ قیامت کے دن عدالت میں کھڑے نہ کئے جاوینگے۔ کیونکہ کلام میں صاف مذکور ہے کہ

"وہ ہماری بدکاریوں کے لئے کچلا اور گھائل کیا گیا"

"جو میرا کلام سُنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہے اور اس پر سزا کا حکم نہیں بلکہ وہ موت سے نکلکر زندگی میں داخل ہو گیا ہے"

یہی ہے انجیل جس کی منادی کرنا سنڈے سکول کا کام ہے۔ جسکا اثر ہندوستان کے مستقبل پر ہوگا۔

ہمارے صدر مجلس صاحب نے ایک دفعہ تمثیلاً ایک کہانی سُنائی تھی کہ ایک دفعہ امریکہ کے ایک جنگل میں آگ لگ گئی۔ چند آدمی اس جنگل میں تھے۔ آگ اُن تک پہونچنے ہی والی تھی کہ اُنہوں نے اپنے اپنے چاقوؤں سے گھاس کو چاروں طرف سے اس مقدار میں کاٹ ڈالا کہ آگ رک گئی اور ان تک نہ پہونچ سکی اور وہ بیچ میں محفوظ و مامون بیٹھے گئے۔ اسی طرح ہندوستان کے لئے حفاظت و پناہ صرف کلوری ہے۔ کلوری وہ پناہ کی جگہ ہے جس میں ہندوستان بیٹھ کر گناہ اور اُس کی سزا کی آگ سے بچ سکتا ہے۔ سنڈے سکول کا اثر جو ہندوستان کے مستقبل پر ہو سکتا ہے۔ یہی ہے کہ ہندوستان کلوری کی پناہ میں آکر آگ سے بچ جائیگا۔

اس انجیل کا پھیلانا:۔ اس انجیل کا پھیلانا یا اس کی منادی کرنا ایک ایسا بڑا عزت کا کام ہے کہ خداوند یسوع نے خود اس کو اپنے ہاتھ میں لیا اور اُسے یہ مبارک کام ایسا پسند تھا کہ کبھی اس سے تھکتا نہ تھا۔ اور کہتا تھا کہ اسی کام کے لئے میں بھیجا گیا ہوں اور اپنے خادموں کو حکم دیا کہ:۔

"تم تمام دنیا میں جاکے سب قوموں کو انجیل کی منادی کرو"۔

اور پھر ستر شاگردوں کو مقرر کرتا ہے اور جہاں جہاں آپ جایا چاہتا تھا وہاں ان کو دو دو کر کے بھیجا۔ اور یہ طریقہ بھیجے جانے کا کلیسیا میں جاری ہو گیا اور رفتہ رفتہ خوشخبری کے پھیلانے کے مختلف طریقے نکالے گئے۔ مضامین سے سنڈے سکول ایک ہو۔ جس کے کام کی تاثیر کا ذکر اب کرنا ہے

باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

کبھی مجھ کو جلوہ دکھانا مسیحا۔
مجھے درد و غم سے چھڑانا مسیحا۔

بوقت نزع آپ تشریف لا کر
مجھے اپنا جلوہ دکھانا مسیحا۔

میں ہوں رات دن غرق عصیاں میں شاہا
بروز حشر بخشوانا مسیحا

پیش خدا وقت پرسش اعمال
میرے عیب تم نے چھپانا مسیحا

ہے بارگناہ سر پہ عاشق کے تیرے
دبا جاتا ہوں میں بچانا مسیحا۔

خاکسار یار محمد سوداگر متخلص عاشق ڈرل ماسٹر مشن سکول وزیر آباد

مضامین

شیشہ دل

گذشتہ سے پیوستہ

او انسان! او ظالم انسان!! او سنگدل انسان!! دیکھ دیکھ کسی کے شیشہ دل کو ٹھوکر مت لگا۔ او بے رحم ٹھوکر تم اس کو ہرگز مت کرو۔ او ظالم زبان ذرا سنبھل کے چل کہیں ایسا نہ ہو کہ تیری غیر واجب حرکت سے کسی کا دل چکنا چور ہو جاوے۔ اے پر غضب آنکھ کسی ستم رسیدہ کو مت گھورو تمہاری نگاہ غیظ و غضب کسی نازک دل پر ضرور ستم ڈھائے گی۔

آہ! دل شیشہ کی مانند ہے۔ وہ نادان لوگ ہیں جو اس کو میلا کچیلا کر دیتے ہیں وہ بے رحم لوگ ہیں جو اس کی پروا نہیں کرتے۔ وہ بالکل ظالم اور وحشی ہیں جو غیر کا دل پاش پاش کرنے میں حظ اٹھاتے ہیں۔ ایک ریلوے قلی کو گوارا نہیں کہ وہ ایک شیشہ کے بکس کو زمین پر دے پٹکے۔ مگر او ہر تہذیب کے شیدا ہیں کہ اپنی ٹھوکروں سے انسانی جسم کے زندہ بکسوں کو جس میں قدرت کا طرفہ شیشہ دل کو نہایت احتیاط اور حفاظت سے رکھا ہے گراتے پھرتے ہیں

آف! وہ نظارہ بھی کیسا دردناک نظارہ ہوتا ہے جبکہ ایک ظالم شخص ظلم کا بھاری ہتھوڑا مار کر کسی کے شیشہ دل کو چکنا چور کر دیتا ہے۔

ہائے ہائے!! اسی دل سے پوچھا چاہئے جس دل پر کوئی ایسی کڑی چوٹ پڑی ہو

کیا انہیں رحم بھی آتا ہے یا رب وقت خونریزی
چھری جب حلق عاجز پہ رواں جلاد کرتے ہیں

باقی دارد

انتخاب الاخبارات

ڈاکٹر پینل کی وفات حسرت آیات {بنوں کے مشہور

معروف میڈیکل مشنری ڈاکٹر ٹی۔ ایل پینل صاحب نے ۲۲ ماہ رواں کو صرف دو روز بیمار رہ کر اس زہر کے اثر سے وفات پائی جو اپنے ایک رفیق مشنری ڈاکٹر بینٹ صاحب پر عمل جراحی کرتے ہوئے ان کے جسم میں سرایت کر گیا تھا۔ ڈاکٹر بینٹ صاحب نے خود اپنے شفاخانہ کے ایک بیمار کا اپریشن کرتے ہوئے اس زہر کا اثر قبول کیا تھا۔ اور ان کی وفات ڈاکٹر پینل سے دو روز قبل واقع ہوئی تھی ان دونوں یوروپین مشنریوں کو در حقیقت ایک قسم کی شہادت نصیب ہوئی ہے۔ کیونکہ انہوں نے دوسرے انسانوں کی جانیں بچانے کی مخلصانہ کوشش میں وفات پائی ہے بالخصوص ڈاکٹر پینل اپنے سرحدی مشن کے تعلق میں سالہا سال علاقہ سرحدی کی اتنی بڑی خدمت کرتے رہے ہیں کہ بقول ایک سرحدی شخص کے اگر وہ مسیحی پادری نہ ہوتے تو لوگ ان کو ولی تسلیم کرتے۔ (پیسہ اخبار)

پٹیالہ میں مراحمات {ہز ہائنس مہاراجہ پٹیالہ نے ۲۰ مارچ کو جدید

سرکاری خطاب کی خوشی میں دربار منعقد کیا اور ڈیڑھ لاکھ روپیہ درستی قصبات۔ ۵۰ ہزار نمونہ کے گاؤں ۳۰ ہزار تعلیم نسواں ۲۰ ہزار یکمشت اور دس ہزار سالانہ تعلیم پرائمری کے لئے عطا فرمایا۔ اور ایک ٹون ہال جاری کرنے۔ ایک موسیقی کا مدرسہ کھولنے کے مراحمات کا وعدہ کیا۔

خونی ہاتھی

گوہاٹی واقع مشرقی آسام میں ایک جنگلی ہاتھی نے جس کا قد ۱۰ فیٹ بلند دانت ۳ فیٹ طویل اور پیروں کے نشان دو فیٹ مدور ہیں ایک آدمی کو ہلاک اور تین کو زخمی کر دیا اس کے مارنے کے لئے گورنمنٹ نے ۵۰۰ روپیہ انعام مشتہر کیا ہے اور دانت بھی جو بہت قیمتی چیز ہیں مارنے والے کا حق ہوں گے۔

ایک عیار کو سزا

غلام حیدر نامی ایک پنجابی نے ٹانڈو جام کی پولیس کو اطلاع دی کہ ایک شخص جعلی روپیہ بناتا ہے۔ جس کو صحیح سمجھکر پولیس نے مکان کو جا گھیرا اور جعل کے آلات قلب سازی گرفتار کرنے لیکن سشن جج کی عدالت میں یہ ثابت ہو گیا کہ خود مقدمہ ہی جعلی تھا اس نے خود مخبر کو حوالات کر کے اس پر جھوٹی شہادت کا مقدمہ چلایا گیا ہے سشن جج نے غلام حیدر کو قلب سازی اور پولیس کو فریب دینے کی علت میں چھ سال کی سزا ہوئی۔

سچی فیاضیاں

ممالک یورپ میں مجزو لوگ میونسپل کمیٹیوں کو معقول رقمیں دان دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ میونسپل کمیٹیوں کے تمام کام رفاہ عام کے متعلق ہوتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں میونسپل انتظام کے اصلی معنے لوگوں نے ابھی تک نہیں سمجھا ہے۔ اور اس کو غلطی سے ایک سرکاری محکمہ جس کا کام ٹیکس وصول کرنا یا لوگوں کو دق کرنا ہے خیال کرتے ہیں۔ لیکن بنگال میں چونکہ علم کی روشنی زیادہ ہے پہلے وہاں اس قسم کی خیرات شروع ہو گئی ہے جو اصلی معنی میں خیرات ہے۔

چنانچہ سال گذشتہ میں مہاراج ادھیراج بردوان نے بردوان میں ایک شفاخانہ بنانے کے لئے علاوہ زمین کے ۸۰ ہزار روپیہ دیا اور راجہ جوگیندر نرائن بہادر نے بریم پور میں ہاسپٹل کی درستی کے لئے ایک ۲۰ ہزار۔ بابو کرسٹو داس ۲ اور ان کے بھائیوں نے ہگلی کی میونسپلٹی کو ۴ ہزار اس مطلب سے دیئے۔ نیز مہاراج صاحب نے بہت پارہ میونسپلٹی کو نالیاں بنانے کے واسطے ۱۰ ہزار فی اراضی عطا کی رائے مہابیر شاہ بہادر نے جہیرہ میں ٹون ہال اور میونسپل آفس بنانے کے لئے ۲۰ ہزار دیا آنریبل مہاراجہ صاحب قاسم بازار نے برہمپور میونسپلٹی کو نالیوں کے لئے ۱۵ ہزار اور ادائیگی قرضہ کے لئے ۱۸ ہزار روپیہ دیا۔ پنجاب اور صوبجات متحدہ میں ایسی مثالیں کبھی سننے میں نہیں آتیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں عموماً میونسپلٹیاں بجائے اس کے کہ پبلک کے ساتھ ہمدردی کا برتاؤ کریں۔ ناگوار قسم کی حکومت کرتی ہیں بعض میونسپل کمشنر لوگوں کو دق کرنا ان پر نادا جب ٹیکس لگانا یا کسی کا چبوترہ گرا دینا ہی بڑا کمال سمجھتے ہیں اسلئے میونسپلٹیاں عوام کی ہمدردی کی کوشش کرنے سے قاصر ہیں جب ہمارے میونسپل ممبران اپنے فرض کو سمجھنے لگینگے۔ تو پبلک بھی ان کے کاموں میں دل و جان سے مدد دینے کو تیار ہو جائیگی کیونکہ در اصل وہ پبلک کے خادم ہیں نہ کہ حاکم۔

آزاد نیوز

ایک انجیل ایک لاکھ روپیہ کو

کچھ عرصہ سے ہم سنتے آئے ہیں کہ عیسائی دھرم اب مغرب والوں کی زندگیوں پر وہ اثر نہیں رکھتا جو کہ پرانے زمانے میں رکھتا تھا۔ اور سائنس کی نئی ترقی سے عیسائی دھرم کمزور ہو کر مغرب والوں کی زندگی پر اس کا محض ایک بیرونی شکل میں رہ گیا ہے ورنہ اصلی تو ڈگیا ہے۔ لیکن جب ہم عیسائی پادریوں کے سچ وشواش اور جوشیلے کام کی بابت سنتے اور پڑھتے ہیں تو ہمیں یہ خیال غلط معلوم دیتا ہے۔ باوجودیکہ انجیل میں جھوٹے قصے کہانیوں اور لڑائی جھگڑوں کے اور بہت کم باتوں کا تذکرہ ہے۔ اب بھی مغرب والوں کے لئے دنیا کی لائبریری میں انجیل سب سے مقدس اور قیمتی کتاب خیال کی جاتی ہے۔

چنانچہ گذشتہ ۵ جنوری کو امریکہ کے شہر نیویارک کی ہوم لائبریری کی پرانی کتابوں کی فروخت ہوئی تھی۔ اس میں انگلستان کے رہنے والے ایک مسٹر برنارڈ کواریچ نامی نے ایک انجیل ۵۰۰، ۷ ڈالر یعنی قریباً ۲۲ ہزار روپیہ سے خریدی ایک اور کتاب سینٹ جیمز کے احکام کی جیتی کتاب تھی اس کے لئے ایک اور آدمی نے ۳۲۵۰ ڈالر یعنی دس ہزار روپیہ کے قریب خرچ کیا آجتک جس کتاب کے لئے سب سے زیادہ قیمت خرچ کی گئی ہے وہ بھی انجیل ہی ہے۔ چنانچہ گذشتہ ماہ مئی میں فیلاڈلفیا کے مسٹر ہنری نے ایک پرانی انجیل پچاس ہزار ڈالر یعنی سوا لاکھ روپیہ سے خریدی تھی۔

مغرب نواسیوں میں بائبل اور خصوصاً پرانی بائبل کو حاصل کرنے کے لئے کس قدر سرگرمی ہے۔ وہ اوپر کی سطروں سے ظاہر ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ جس انجیل کو فیلاڈلفیا کا مسٹر ہنری سوا لاکھ روپیہ خرچ کرتا ہے وہی بائبل ایک غریب ودیارتھی اور ہندوستانی یونیورسٹی کا انٹرنس ایف اے یا بی اے پاس مفت بھی حاصل کر سکتا ہے۔ (آریہ گزٹ)

نور افشاں — ہم کو تعجب آتا ہے کہ جس انجیل کی اتنی قدر ہے۔ ہمعصر اس کو جھوٹی اور قصے کہانیوں کی کتاب سمجھتے ہیں سچ کی قدر کم ہی لوگ کرتے ہیں بقول ہندی شاعر سانچے کوئی نہ مانے جھوٹو جگ پتیائے۔
گلی گلی گورس پھرے مدرا بیٹھ بکائے

انجیلِ برنباس

مِن تصنیف عبدالاحد از کاٹرہ۔
کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیلِ برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہوگئی۔ پادری نیگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم

مِن تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب
جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ اُردو ۸ر اور ۱۲ر +
یہہ کتاب نہایت ضروری ہی۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اِس کا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہو +

دائی گری

مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ

رومن اُردو ۲ر۔ فارسی اُردو ۲ر +
یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہی۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہی اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایتِ تیمار داراں

یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مددی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہی۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۵ر +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴ر ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر
اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی +
آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صدہا گنا قیمتی ہی +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہی

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



پچیس برس کی پرانی اور جہان مشہور دوکان
فقط تھوڑے عرصے کے لئے بھاؤ گھٹا دیا ہی

جیبی گھڑیاں

میٹل پرخیاط واچ قیمت ۳ے
میٹل سورج واچ قیمت للعہ گارنٹی ۱ برس
میٹل سیسی پی واچ قیمت صہ گارنٹی ۲ برس
میٹل پروائزر واچ قیمت ۴ے گارنٹی ۵ برس
میٹل برانلیور واچ قیمت ۷عہ گارنٹی ۵ برس
یہہ گھڑیاں موگرے کی چابی والی اور دیکھنے میں نہائت خوبصورت ہیں +
میٹل ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت عہ
چاندی کی ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت للعہ
ان کے علاوہ ٹائم پیس عہ سے لیکر ۲۵ تک کی قیمت کے ہیں +
چاندی میٹل سونا ہر ایک سائز کی جیبی گھڑی ۳ے سے لیکر ۲۵ تک اور دیوار پر لگانے کے کلاک اور ٹیبل کلاک صہ سے لیکر ۵۰ تک ملینگے +
زیادہ کیفیت کیلئے فہرست باتصویر مفت بھیجی جاتی ہی +
مال بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتا ہی۔ بیوپاریوں کو پورا کمیشن دیا جائیگا +

ملنے کا پتہ :- چنی لال چھگن لال
بمقام ۲۸۸ عبدالرحمان اسٹریٹ۔ بمبئی۔

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا۔ پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی نہ بے معمول ستائے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں۔ ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہیے۔ قیمت سو گولیوں کی ڈبیہ (۵ر) ایک سے چھ ڈبیہ تک محصولڈاک پانچ آنہ (۵ر)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں پہاڑ ہوجاتا ہی۔ یہہ دوا لحظہ میں اُس کو پانی کر دیتا ہی۔ درد ریاح جیسے ٹیس چمک ٹیک رگوں میں لہر ہیں۔ کن کنی سے جو کہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہی۔ درد وغیرہ نصف سر میں ہو۔ دور ہو جاتا ہی اسلئے ہر خاص و عام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہی قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھ آنہ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیا تک ۵ر آنہ +

المشتہر
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ دو تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہی اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہی۔ اور بچے بھی جگہ بجگہ سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۸ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہی ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گنوتم راؤ کیشوا وشد ہالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈائزڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہان مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہی کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کرکے اُسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہی تو اُسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس میں کچھ اندیشہ نہیں۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا کمال رکھتا ہی اور ان سے پیدا ہونے والی بے مقدار بیماریاں لقوا گٹھیا منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا یادداشت میں کمی ہونا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہوجانا اور سیاہ داغ پڑنا تالو نہہ یا گلے میں سوراخ ہوجانا۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کر آنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہوجانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھ سر اور ہاتھ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے چمڑے عارضوں پر یہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہی قیمت فی شیشی ۱ے محصولڈاک ۱ر +

ملنے کا پتہ :- گنوتم راؤ کیشو
کا دواخانہ ٹھاکر دوار۔ بمبئی

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا